بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین

تنقیدی نظر

تصنیف

فقیہِ عصر حضرتِ قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف، فیصل آباد

تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل

tablighulislam

PyaareNabiKiBaatain

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ حبیبہ سید المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین.

امابعد! میرا ارادہ کسی کی توہین اور تنقیص نہیں ہے بلکہ میرا نظریہ صرف اور صرف مسلمانوں کی خیر خواہی ہے۔اور شوق اس امر کا ہے کہ سارے اہل اسلام سارے مسلمان دوزخ سے بچ جائیں اور جنت کے انعامات کے حقدار بنیں ۔لہٰذا اے مسلمان بھائیو! میری اپیل ہے کہ اس کتابچہ کو غور اور انہماک سے پڑھیں اور اپنی آخرت خراب نہ کریں۔

واللہ تعالیٰ الموفق وھو حسبنا ونعم الوکیل

دعاؤں کا محتاج

ابوسعید غفرلہٗ ولوالدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیمْ الحمد للہ وحدہٗ
والصلاۃ والسلام علےٰ من لانبی بعدہٗ .

امابعد! مورخہ ۲۔اپریل ۲۰۱۱ءکومیرے پاس ایک عالم دین آئے اور واقعہ بیان کیا کہ فیصل آباد کے ایک گاؤں میں ایک عالم دین ہیں۔ان کی ملاقات کسی دوست دوسرے عالم دین کے ساتھ ہوئی۔اس دوست نے کہا مولوی صاحب آپ قرآن وحدیث کو تنقیدی نظر سے پڑھا کریں صرف عشق ومحبت سے نہ پڑھا کریں۔

یہ واقعہ سن کرفقیر کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکہ میری عمر اس وقت تقریباً ۸۸سال ہے میں نے آج تک کبھی نہیں سنا کہ شیطان (ابلیس) کے اللہ تعالیٰ کے حکم کوتنقیدی نظر سے دیکھنے کی وجہ سے مردود وملعون ہونے کے بعد کسی نے اللہ تعالیٰ کے احکام کوتنقیدی نظر سے دیکھا ہو۔بلکہ ابلیس (شیطان) کے مردود وملعون ہوجانے کے بعد سب بیدار اور چوکنے ہوگئے ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کوتنقیدی نظر سے دیکھنے کی وجہ سے گلے میں لعنت کا طوق

پڑ جاتا ہے۔

واقعہ

شیطان کے مردود وملعون ہونے کا واقعہ یوں ہوا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں کو حکم دیا **فاذا سویتہ‘ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین .** (قرآن پاک الحجر ۲۹)

یعنی جب میں اپنے خلیفہ آدم کو پیدا کروں اور اس میں اپنی طرف سے روح ڈالوں تو تم سب نے اس کی تعظیم کے لئے اس کو سجدہ کرنا ہو گا۔اور پھر جب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اس میں اپنی طرف سے روح ڈالی تو **فسجد الملائکۃ کلھم اجمعون الا ابلیس.** یعنی سب فرشتوں نے (عشق ومحبت کی نظر سے دیکھا) اور سارے کے سارے سربسجود ہو گئے لیکن ابلیس (شیطان) نے تنقیدی نظر سے دیکھا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے

انکاری ہو گیا (سجدہ نہ کیا) اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مـامنعك ان لاتسجد اذامرتك . یعنی اے ابلیس تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا جب کہ حکم تو میرا ہی تھا۔اس پر شیطان نے تنقیدی نظر کا حوالہ دیا اور کہا میری شان کے لائق نہیں تھا کہ میں اس آدم کو سجدہ کروں کیونکہ خلقتنی من نار وخلقته من طین .کیونکہ اے اللہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے (اور ظاہر ہے کہ آگ کا درجہ مٹی سے اونچا ہے) تو میں اس کو کیوں سجدہ کروں یہ تھی تنقیدی نظر۔

اور ملائکہ کرام یعنی فرشتوں نے عشق ومحبت کی نظر سے دیکھا اور بخوشی سجدہ ریز ہو گئے کیونکہ آدم علیہ السلام کچھ بھی ہوں مگر حکم تو اللہ رب العالمین جل جلالہٗ کا ہے۔

تنبیہ

اگر فرشتے بھی تنقیدی نظر سے دیکھتے تو کہتے آدم تو مٹی سے

بنا ہے اور ہم نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ مٹی اور آگ میں اتنا فرق نہیں جتنا کہ مٹی اور نور میں فرق ہے۔

تمثیل

احباب کو سمجھانے کے لئے ایک مثال پیش کی جا رہی ہے۔ تا کہ بخوبی سمجھ آ جائے کہ تنقیدی نظر اور عشق و محبت کی نظر میں کتنا فرق ہے۔

مثال

ایک پیر صاحب ہوں اللہ والے ان کے کافی مرید ہوں پھر صوبے کا گورنر بھی ان پیر صاحب کا مرید ہو گیا۔ پھر ایک دن وہ گورنر پیر صاحب کی زیارت و ملاقات کے لئے آیا۔ پیر صاحب کی خدمت میں مریدین بیٹھے تھے کہ ایک بوڑھا درویش جس کے کپڑے پرانے اور میلے کچیلے تھے وہ بھی حاضر خدمت ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ درویش بولا حضرت مجھے پیاس لگ رہی ہے۔ یہ سن کر پیر صاحب

اس گورنر کو کہیں اس درویش کو پانی پلاؤ۔

اب اگر گورنر تنقیدی نظر سے دیکھے اور کہے حضرت میری شان کے لائق نہیں کہ میں اسے پانی پلاؤں کیونکہ میں تو ملک کا گورنر ہوں اور یہ درویش میری حیثیت کے سامنے کچھ بھی نہیں لہٰذا کسی اور کو فرماؤ کہ اس درویش کو پانی پلائے تو ظاہر ہے کہ وہ گورنر اپنے پیر و مرشد کی نظروں سے گر جائے گا۔ اور بہت ممکن ہے کہ پیر صاحب فرما دیں گورنر صاحب اگر آپ نے کہنا نہیں ماننا تو جاؤ اور آئندہ نہ آیا کریں۔

لیکن اگر گورنر صاحب عشق ومحبت کی نظر سے دیکھیں تو باغ باغ ہو جائیں واہ رے قسمت کہ حضرت پیر صاحب نے سارے مریدوں میں سے مجھے ہی خدمت کے لئے منتخب کیا ہے۔ پھر وہ گورنر اس عشق و محبت والی نظر کی وجہ سے روحانی انعام کے مستحق ہو جائیں۔ جیسے کہ ملائکہ کرام اللہ تعالیٰ کے حکم کو عشق و محبت والی نظر سے دیکھ کر فورا سجدہ ریز ہو گئے اور انعامات سے نوازے گئے۔ کسی کو وحی لانے کا محکمہ سونپا گیا تو کسی کو رزق کی تقسیم کا عہدہ مل گیا کسی کو صور میں

پھونک لگانے کا اعزاز ملا تو کسی کو جانکنی کا عہدہ سپرد ہوا۔ وغیر ذالك

اور یہ فرق صرف تنقیدی نظر اور عشق و محبت والی نظر کی وجہ سے ہے۔ لہٰذا اے میرے مسلمان بھائی خیر خواہی کے طور پر اپیل کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو تنقیدی نظر سے ہرگز نہ دیکھ ورنہ دوزخ کو نوالہ بن جائے گا۔

اس فرق کی چند مثالیں

مثال ۱

اللہ تعالیٰ جل جلالہ' نے قرآن مجید میں فرمایا قدنری تقلب وجهك فی السمآء فلنولینك قبلة ترضاها فول وجهك شطر المسجد الحرام. ﴿قرآن مجید﴾

واقعہ یوں ہوا تھا کہ جب حبیب خدا سید الانبیاء ﷺ مکہ مکرمہ میں تھے تو خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے پھر جب ہجرت کرکے مدینہ منورہ جلوہ افروز ہوئے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے

بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ۔اس پر یہودیوں نے طعنے دیئے کہ دین تو نیا نکال لیا ہے مگر نماز تو ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھتے ہیں۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اس پر تنقیدی نظر

یا اللہ یہ اتنی لمبی چوڑی عبارت اس کا کیا فائدہ؟ مقصد تو صرف اتنا تھا کہ یہودی چونکہ طعنہ دیتے تھے۔اس لئے اے نبی میں حکم دیتا ہوں کہ **فول وجهك شطر المسجد الحرام** ۔یعنی اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف کرلو۔

اور یہ اس لئے کہ ہم ﴿**تنقیدی نظر والے**﴾ تو کہا کرتے ہیں کہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا وہ اللہ کے دربار چمار سے بھی ذلیل ہے۔تو اے نبی خبردار ہو کر سن میں حکم دیتا ہوں کہ آئندہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھا کرو۔آئندہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے ہرگز نماز نہ پڑھو۔

عشق ومحبت کی نظر

اے اللہ کریم جل جلالک تیری بندہ نوازی اور شانِ محبوبی کی عطا پر قربان جائیں یا اللہ تو نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو کس انداز سے نوازا ہے ۔کہ جب تیرے حبیب رحمت کائنات ﷺ نے سنا کہ یہودی طعنے دیتے ہیں اور سرکار محلّہ بنوسلمہ کی مسجد میں نماز ادا فرما رہے تھے اور تیرے حبیب یہ بھی جانتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ومحبوب ہوں تو نماز کے دوران ہی چہرہ مبارک اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھنا شروع کر دیا کہ ابھی حکم آجائے تو بہتر ہے۔اللہ تعالیٰ جل جلالہ‘ نے نماز کے دوران ہی وحی نازل فرمادی اور ایسی شان محبوبی کا مظاہرہ فرمایا کہ اس کا کوئی اندازہ کر ہی نہیں سکتا۔غور سے سنئیے :

پہلے فرمایا **قد نری تقلب وجھک فی السمآء** یعنی اے پیارے محبوب تیرا چہرہ آسمان کی طرف اُٹھتا ہے تو ہم تیرے چہرے کو دیکھتے ہیں پھر صیغہ ماضی کا نہیں فرمایا کہ قد راینا اے محبوب ہم نے تیرا چہرہ دیکھ لیا ہے بلکہ صیغہ مضارع کا فرمایا جو کہ تجدد وحدوث پر

دلالت کرتا ہے۔یعنی اے حبیب جب بھی تیرا چہرہ آسمان کی طرف اُٹھتا ہے (تو کوئی دیکھے یا نہ دیکھے) ہم تیرے چہرے کو دیکھتے ہیں۔

سبحان اللہ کیا شان محبوبی ہے۔پھر فرمایا: فلنولینك قبلة ترضا ها . اے میرے محبوب ہم تیرا قبلہ وہ بنائیں گے جس پر تو راضی ہو جس کو تو پسند کرے۔

ہاں ہاں ہماری شان ہے انه علیم بذات الصدور. ہم سینہ میں چھپے ہوئے خیالات کو بھی جانتے ہیں لہٰذا ہم جان گئے ہیں کہ اے محبوب تجھے اپنے جد امجد ابراہیم (علیہ السلام) کا قبلہ ہی پسند ہے لہٰذا اے محبوب تو اپنا منہ خانہ کعبہ کی طرف پھیر لے سبحان اللہ سبحان اللہ کیا شان محبوبی ہے۔

اور پھر صحابہ کرام بھی نماز میں ہی پھر کر خانہ کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے ۔اور کسی صحابی نے یہاں تک نہیں کہا کہ یہ کیا ہے کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر۔پھر یہ بھی کسی نے نہیں کہا کہ کم از کم نماز تو پوری کر لیتے پھر اعلان کر کے خانہ کعبہ کی طرف متوجہ ہو جاتے کیونکہ تمام صحابہ کرام میں

عشق و محبت کی نظر تھی ان میں سے کسی کی نظر تنقیدی نہ تھی۔

اللھم صل وسلم وبارك علی حبیبك الذی بعثته‘

رحمة للعالمین وعلی اله واصحابه اجمعین الی یوم الدین

مثال ۲

قرآن مجید میں ہے ولو انھم اذظلموا انفسھم

جاؤوك فاستغفروا الله واستغفر لھم الرسول

لوجد والله توابا رحیما.

﴿ترجمہ﴾ اگر بندے (تیرے امتی) گناہ کر بیٹھیں اور اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو وہ اے حبیب تیرے دربار حاضر ہو کر معافی مانگیں اور اے حبیب تو بھی ان کی سفارش کر دے تو اللہ تعالیٰ ضرور معاف کر دے گا۔ اور رحم و کرم فرمائے گا۔

تنقیدی نظر

یا اللہ یہ تو نے کیا فرما دیا ہے کیونکہ بندے کریں تو تیری حکم عدولیاں

اور تیری نافرمانیاں اور تو کہے کہ میرے نبی کے پاس جاؤ وہاں جا کر معافیاں مانگو یہ کیا تک ہے چاہیے تو یہ تھا کہ تو فرمائے ولــوانهــم اذظلـمواانفسهم جاؤونی . کہ جب بندے میری حکم عدولیاں اور نافرمانیاں کر بیٹھیں تو وہ میرے دربار آئیں مسجدوں میں جا کر سر سجدے میں رکھ کر معافیاں مانگیں تو میں معاف کروں گا۔

مگر یا اللہ تو نے فرما دیا ہے کہ اے میرے نبی تیرے دربار حاضر ہوں اور تیرے دربار معافیاں مانگیں۔ یا اللہ یہ کیا؟

ہم **تنقیدی نظر** والے تو تیرے نبی کو بشر ہی مانتے ہیں اور بشر بھی کیسا کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور یہ کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا مگر تو نے تو اپنے نبی کو حد سے بڑھا دیا ہے۔ لہٰذا ہم یہ ماننے کو تیار نہیں ہیں۔

عشق ومحبت کی نظر

سبحان اللہ سبحان اللہ کیا شان محبوبی ہے یا اللہ تیرے

قرآن پاک نے تو اس بات کو سچ کر دکھایا ہے:

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر

جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

یا اللہ بندے کریں تو تیری نافرمانیاں تیری حکم عدولیاں اور تو فرمائے اے بندو تم اس کے دربار حاضر ہو جاؤ جس کو میں نے اپنا حبیب اور محبوب چن لیا ہے اس میرے حبیب کے دربار جا کر معافیاں مانگو پھر اگر میرے محبوب نے بھی کہہ دیا کہ یا اللہ معاف کر دے تو یقیناً میں سارے گناہ بھی معاف کروں گا۔ اور رحم و کرم کی بارش نازل کروں گا۔

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہو گی یا روز جزا

دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اے ہمارے رحیم و کریم مولا تیری اس بندہ نوازی اور عطائے شان محبوبی کے قربان جائیں والحمد للہ رب العالمین

مثال ۳

معراج کی رات جب اللہ تعالیٰ کے حبیب کو اللہ رب العالمین جل جلالہٗ نے آسمانوں کی سیر کرائی ۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب رحمۃ للعالمین اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل علیہ السلام براق پر سوار کر کے پہلے بیت المقدس لے گئے وہاں اللہ تعالیٰ کے سارے نبی ، رسول علی نبینا وعلیہم السلام جمع ہوئے اوران سب کے امام بن کر حبیب خدا ﷺ نے نماز پڑھائی اورسب نے سرکار رحمت کائنات ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ کر ثابت کر دیا کہ یہی سارے نبیوں ، رسولوں کے امام ہیں ۔ پھر وہاں سے آسمان کی طرف پرواز فرمائی۔ پہلے آسمان پر، پھر دوسرے، پھر تیسرے، چوتھے، پانچویں چھٹے ساتویں آسمان پر تشریف لے گئے اور پھر سدرۃ المنتہیٰ پھر لوح کرسی عرش حتیٰ کہ لامکان تک تشریف لے گئے اور جنت کی سیر کی ، دوزخ کا ملاحظہ فرمایا۔اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانے کہ کتنے عرصہ کے بعد واپس تشریف لائے ۔اور دیکھا کہ وہی وقت ہے جو کہ روانگی کا وقت تھا۔

معراج کے واقعہ مبارکہ کی تفصیل کے لئے کتاب معراج مصطفیٰ ﷺ کا مطالعہ کریں۔

پھر نماز فجر کے بعد صاحب معراج رحمۃ للعالمین ﷺ نے لوگوں کے سامنے واقعہ معراج بیان فرمایا تو تنقیدی نظر والے الگ ہو گئے اور عشق و محبت والی نظر والے الگ ہو گئے۔

تنقیدی نظر کفار کی ابو جہل وغیرہ کی تھی اور عشق و محبت والی نظر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تھی۔ ہوا یوں کہ جب کفار نے یہ واقعہ سنا تو چونکہ ان کی نظر تنقیدی نظر تھی وہ منکر ہو گئے اور وہ بغلیں بجانے لگے۔ کہ دیکھو مسلمانوں کا نبی کیسی باتیں کرتا ہے۔ بھلا کسی کی عقل اس واقعہ کو مان سکتی ہے۔ پھر وہ بھاگے بھاگے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور بولے! اے ابو بکر تو نے سنا ہے کہ جس کے پیچھے تو لگا ہوا ہے وہ کیسی باتیں کرتا ہے۔ یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم میرے آقا سے سن کر آئے ہو۔ کہیں اپنی طرف سے تو کہانی نہیں بنا لی۔ ابو جہل وغیرہ نے کہا بالکل ہم محمد سے سن کر آئے ہیں یہ سن کر سیدنا ابو بکر صدیق نے فرمایا اگر یہ میرے آقا نے فرمایا ہے تو اس کو من و عن مانتا ہوں۔

یہ تھی تنقیدی نظر اور عشق ومحبت کی نظر

الحاصل تنقیدی نظر سے دیکھنا یہ کفار کا شیوہ ہے اور عشق ومحبت سے دیکھنا یہ ایمان والوں کا شیوہ ہے۔

اب عشق ومحبت کی نظر والوں کے لئے ان کے محبوب کی عظمت کا بیان بھی سن لیں

اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب وہ ہیں کہ

﴿۱﴾ کہ ان کے لئے ہی بزم ہستی سجائی گئی لولاک لما خلقت الافلاك .

﴿۲﴾ آپ وہ ہیں کہ جن کے سر اقدس پر نبوت ورسالت کا تاج سجایا گیا ہے۔

﴿۳﴾ آپ وہ ہیں جن کے لئے نبوت ورسالت کا پرچم پوری کائنات پر لہرایا گیا۔

﴿۴﴾ آپ وہ ہیں جن کو سید الاولین والآخرین بنایا گیا۔

﴿۵﴾ آپ وہ ہیں جن کو انبیاء والمرسلین علیہم السلام کی امامت کا اعزاز عطا ہوا۔

﴿۶﴾ آپ وہ ہیں جن کو شفیع اعظم بنایا گیا اور شفاعت عظمیٰ کا اعزاز صرف اُنہی کو عطا ہوا۔ تفصیل کے لئے پڑھ کر دیکھیں کتاب ”شفاعت“

﴿۷﴾ آپ وہ ہیں جن کو ساقی کوثر بنایا گیا انا اعطینك الکو ثر.

﴿۸﴾ آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے ساتھ اتنا پیار کہ اذان میں اپنے نام مبارک کے ساتھ ان کا نام مبارک بھی ملا دیا۔

﴿۹﴾ آپ وہ ہیں کہ جب تک ان کو سلام عرض نہ کرو نماز ہی ناتمام رہے۔

﴿۱۰﴾ آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دربار ان کو یہ اعزاز ملا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے شہر کی قسم ذکر فرمائی لا اقسم بھذا البلد.

﴿۱۱﴾ آپ وہ ہیں کہ اللہ نے اُن کی عمر شریف کی قسم ذکر فرمائی: لعمرك .

﴿۱۲﴾ آپ وہ ہیں کہ جب اللہ رب العالمین جو آسمانوں ، زمینوں کا رب ہے ان کی طرف وحی بھیجے تو نام کی بجائے اچھے القابات سے نوازے **یاایھا المزمل، یاایھا المدثر**

﴿۱۳﴾ آپ وہ ہیں کہ جب تک اپنی امت کو لے کر پل صراط سے گزر نہ فرمائیں کوئی دوسرا گزر ہی نہ سکے۔

﴿۱۴﴾ آپ وہ ہیں کہ جب تک جنت میں قدم مبارک نہ رکھیں کوئی دوسرا جنت جا ہی نہ سکے۔

﴿۱۵﴾ آپ وہ ہیں کہ جس مومن کو دیکھ لیں یا کوئی مومن ان کو دیکھ لے وہ کائنات کے ولیوں ، ابدالوں ، اوتادوں ، قطبوں اور غوثوں سے افضل واعلیٰ ہو جائے خواہ اس نے ایک بھی نماز نہ پڑھی ہو۔

﴿۱۶﴾ آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مقام محمود صرف انہیں کے لئے بنایا ہے کوئی دوسرا اس میں قدم رکھ ہی نہیں سکتا۔

﴿۱۷﴾ آپ اتنے پیارے کہ ساری خدائی سب اولین و آخرین سب نبیوں ، رسولوں میں سے صرف انہیں کو عرش اعلےٰ سے اونچا اور

لامکان تک لے جا کر سیر کرائی گئی۔

﴿۱۸﴾ آپ وہ ہیں کہ قیامت کے دن سارے نبی سارے رسول ﴿علیہم السلام﴾ انہیں کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔

﴿۱۹﴾ آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ‘ ان کے اعزاز کے لئے ستر ہزار فرشتے صبح، ستر ہزار فرشتے شام ان کے دربار حاضری دینے کے لئے ڈیوٹی لگادے پھر قیامت تک ان میں سے کسی کی باری نہ آئے۔

﴿۲۰﴾ آپ وہ ہیں کہ خود خالق کائنات جل مجدہ‘ الکریم ان پر درود بھیجے اور ان پر سارے فرشتے بھی درود بھیجیں اور وہ ایمان والوں کو بھی حکم دے کہ تم بھی میرے حبیب پر درود بھیجو۔

﴿۲۱﴾ آپ وہ ہیں کہ ان پر درود شریف پڑھنے والوں کو ایسے ایسے انعامات ملیں کہ ان انعامات کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ پڑھ کر دیکھو آب کوثر اور سفر آخرت۔ تصنیف ابوسعید غفرلہ‘

﴿۲۲﴾ آپ وہ ہیں کہ ان کی رضاء اللہ تعالیٰ کی رضاء ہے **واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ .**

﴿۲۳﴾ آپ وہ ہیں کہ ان کی عطاء اللہ تعالیٰ کی عطاء ہے

سیوتینا الله من فضله ورسوله.

﴿۲۴﴾ آپ وہ ہیں کہ ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے

من یطع الرسول فقد اطاع الله .

﴿۲۵﴾ آپ وہ ہیں کہ ان کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے:

ومن یعصی الله ورسوله .

﴿۲۶﴾ آپ وہ ہیں کہ ان کی شان میں معمولی سی بے ادبی زندگی بھر کی نیکیاں برباد کردے۔ ان تحبط اعمالکم.

معجزات مبارکہ

﴿۲۷﴾ آپ وہ ہیں کہ سیدنا جابر صحابی رضی اللہ عنہ کے کھجور کے ڈھیر پر جلوہ افروز ہوجائیں تو منوں کے حساب سے قرضے ادا ہونے کے بعد ایک کھجور بھی کم نہ ہو۔

﴿۲۸﴾ آپ وہ ہیں کہ چاند کی طرف اشارہ کریں تو چاند کے دوٹکڑے ہوجائیں۔

﴿۲۹﴾ آپ وہ ہیں کہ اپنے ہاتھ اٹھائیں تو ڈوبا ہوا سورج واپس آجائے پڑھ کر دیکھیں کتاب ’’ردشمس‘‘

﴿۳۰﴾ آپ وہ ہیں کہ درخت کو بلائیں تو وہ زمین کو چیرتا ہوا حاضر ہو جائے۔

﴿۳۱﴾ آپ وہ ہیں کہ دو کا کھانا (۱۸۰) کو کھلا دیں تو کھانا کم نہ ہو۔

﴿۳۲﴾ آپ وہ ہیں کہ گوہ جانور کو پوچھیں میں کون ہوں تو وہ فصیح زبان سے گواہی دے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

﴿۳۳﴾ آپ وہ ہیں کہ کھاری چشمے کا نام بدل دیں تو اس کی حقیقت ہی بدل جائے وہ ہمیشہ کے لئے میٹھا ہو جائے۔

﴿۳۴﴾ آپ وہ ہیں کہ پیالے میں ہاتھ مبارک رکھ دیں تو پانی کے چشمے جاری ہو جائیں اور پندرہ سو کا لشکر پانی پیئے اور اونٹ پیئیں سارا لشکر وضو کرے مگر پانی ختم نہ ہو۔

﴿۳۵﴾ آپ وہ ہیں کہ دعاء کریں تو سخت سردی کا موسم فوراً

بدل جائے۔اور نمازی پنکھے کرتے ہوئے مسجد میں آئیں۔

﴿۳۶﴾ آپ وہ ہیں کہ سیدنا قتادہ صحابی کی آنکھ میں تیر لگنے سے آنکھ لٹک جائے اور وہ رحمت والا ہاتھ لگادیں تو آنکھ بغیر دوادارو اور بغیر کسی لوشن اپریشن کے ٹھیک ہو جائے۔

﴿۳۷﴾ آپ وہ ہیں کہ ام جمیل کے جھلسے ہوئے بیٹے کو آب دہن لگادیں تو وہ اسی وقت ٹھیک ہو جائے۔

﴿۳۸﴾ آپ وہ ہیں کہ صحابی کا جنگ کے دوران بازو کٹ جائے اور اس پر آب دہن مبارک لگادیں تو وہ بازو اسی وقت جسم کے ساتھ جڑ جائے اور بالکل ٹھیک ہو جائے۔

﴿۳۹﴾ آپ وہ ہیں کہ حضرت انس کا تھوڑا سا حلوہ حاضر کیا ہوا تین سو کھا جائیں تو وہ کچھ بھی کم نہ ہو اور سرکار فرمائیں اے انس اپنا حلوہ اٹھا اور لے جا۔

﴿۴۰﴾ آپ وہ ہیں کہ مشکیزہ کے منہ پر ہاتھ رکھ دیں تو سارا قافلہ سیر ہو کر پانی پیئے مگر پانی کی ایک بوند بھی کم نہ ہو۔

الـلهـم صـل وسـلـم وبارك علـے حبيبك الذى بعثته' رحمة للعالمين وعلـے اله واصحابه اجمعين.

اے میرے مسلمان بھائی میں بطور خیر خواہی اپیل کرتا ہوں کہ قرآن وحدیث کو تنقیدی نظر سے ہرگز نہ دیکھ ورنہ دوزخ کا ایندھن بن جائیگا۔ اے میرے عزیز تو عشق ومحبت کی نظر سے دیکھ تو انشاء اللہ تو دوزخ سے بچ کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام حاصل کرے گا۔

اے میرے عزیز ذرا سوچ کہ کبھی کسی صحابی نے تنقید کی نظر سے دیکھا بلکہ جب حضرت جابر کے سارے قرضے اتر گئے اور ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی تو سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر تو جا کر عمر کو یہ واقعہ سنا اور پھر جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا اے جابر تو مجھے اب بتانے آیا ہے میرا تو اسی وقت ایمان تھا جب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تیرے ساتھ گئے تھے کہ یہ کام ہو جائے گا۔

لہٰذا اے میرے عزیز ہوش کر اور سوچ کہ اگر فاروق اعظم

رضی اللہ عنہ تنقیدی نظر سے دیکھتے تو سوچتے اور پوچھتے کہ یہ کیسے ہوگیا ہے۔ بلکہ جو بھی اعجازی شان ظاہر ہوتی سب صحابہ کرام عشق اور محبت کی نظر سے دیکھ کر بسر و چشم قبول کر لیتے۔ کیا کبھی کسی صحابی نے کسی معجزہ کو دیکھ کر کبھی کہا تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

میرے عزیز حبیب خدا رحمت کائنات کی شان ہائے مبارکہ کو ہمہ وقت عشق و محبت سے دیکھ اور سن کیونکہ تنقیدی نظر سے دیکھنا یہ شیطان ابلیس مردود اور کفار کا شیوہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو عشق و محبت والی نظر عطا فرمائے۔

وماذالك علے الله بعزيز

اللهم صل وسلم وبارك علے من اتخذ ته حبيباً في الدنيا والآخرة و جعلته' شفيعا للمذنبين الخطائين الهالكين وعلے آله واصحابه اجمعين. دعاؤں کا محتاج

ابوسعید غفرلہ'

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام علی حبیبه ورسوله رحمة للعالمين وعلى آله واصحابه اجمعين .

امابعد! دورحاضر میں اسلام دشمن استعماری قوتیں منظم ومربوط ہوکر مسلمانوں کے دلوں سے عشق رسول ﷺ کے جذبہ کو نکالنے کے لئے علمی، فکری اور عملی محاذوں پر اپنے مکروفریب کا جال بُن رہی ہیں۔ کیونکہ اُنہیں معلوم ہے کہ اگر مسلمانوں کے دل جذبہ عشق رسول ﷺ سے خالی ہوجائیں گے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں اپنی کھوئی ہوئی عظمت واپس دلا سکے گی اور نہ ہی اصلاح وتجدید کی کوئی تحریک انہیں اپنی منزل مقصود تک پہنچا سکے گی۔

ایسی ہی فریبی کاروائیوں میں سے ایک اسلامی عقائد ونظریات کو عقل وخرد کی کسوٹی پر پرکھنے کا درس بھی ہے کہ جب مسلمان اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکامات اور اسلامی نظریات کو تنقید کے ترازو پر تولیں گے تو عقل بہت سے معاملات کو سمجھنے سے قاصر ہوجائے گی۔ نتیجۃً کفر والحاد اور اعتزال کی راہیں ہی کھلیں گی۔

لیکن مسلمان اگر اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں تو اُنہیں ہر جگہ عشق ہی کارفرما نظر آئے گا۔

اگر تنقید کی نظر ہوتی تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حبیب خدا ﷺ کی معراج جسمانی کا انکار کرکے مقام صدیقیت حاصل نہ کرپاتے۔

اگر تنقید کی نظر ہوتی تو سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان پر گھر

کا سارا ساز وسامان سرکار علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کر کے **حسبی اللہ ورسولہ** کا نعرہ بلند نہ فرماتے۔

اگر تنقید کی نظر ہوتی تو اسلام کی آبیاری کے لئے صحابہ کرام اپنی جانوں کے نذرانے نہ پیش کرتے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر تنقید کی نظر ہوتی تو آج اسلام ہی نہ ہوتا۔کون بن دیکھے خدا کو مانتا؟ کون آخرت کی جزا وسزا کو تسلیم کرتا؟ کون جنت کی نعمتوں کو جان کر اس کے حصول کے لئے کوشاں ہوتا؟ کون جہنم کے عذاب سے ڈر کر اس سے بچنے کے لئے راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر اپنے رب کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرتا؟

کفار نے جب تنقیدی نظر سے دیکھا تو سوچا کہ ایک انسان جو ہماری طرح ہی کھاتا پیتا ہے، سوتا جاگتا ہے، بازاروں میں چلتا پھرتا، خرید وفروخت کرتا ہے، جو ہماری طرح ہی بشر ہے۔وہ اللہ کا نبی کیسے ہوسکتا ہے۔

لیکن جنہوں نے عشق ومحبت کی نظر سے دیکھا تو جان لیا کہ یہی تو وہ ہستی ہے جو ہمیں نجات کا راستہ بتا سکتی ہے۔یہی تو وہ ہستی ہے جسے اللہ نے بشریت کے روپ میں فرشتوں سے بھی اعلیٰ مقام عطا فرمایا ہے۔ہماری مشکلات کا حل انہیں کے پاس ہے۔انہوں نے سر جھکا دیا اور کہا ''**امنا وصدقنا**'' یارسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کو اللہ کا سچا نبی مان لیا اور آپ کے ہر حکم کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔

جن ابلیس لعین کے چیلوں نے اُسی طریقہ پر چلتے ہوئے تنقیدی نظر کو اپنایا تو

احادیث صحیحہ کا بھی انکار کر دیا اور حضور علیہ السلام کے متعلق لکھا کہ:

''وہ تو ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں'' ﴿تقویۃ الایمان﴾

اور جنہوں نے عشق و محبت کی نظر سے دیکھا تو وہ گویا ہوئے کہ

میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے — تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

میرے مسلمان بھائی عشق ہی ملت ابراہیمی کی اساس ہے، عشق ہی مومن کا اثاثہ ہے۔ اللہ عزوجل پر کامل یقین اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا عشق احکام خداوندی کی تعمیل اور ہر قربانی کے لئے ہمہ وقت تیار رکھتا ہے۔ محض عقل کے پجاری تعمیل حکم کی بجائے تماشا ہی دیکھتے ہیں۔ عقل صرف تنقید اور تجزیہ ہی کرے گی۔ لہٰذا تو تعلق باللہ اور عشق حقیقی کی بنیاد پر لائحہ عمل کو مرتب کر اور اسی پر اپنے نظام حیات کی بنیاد رکھ۔ کیونکہ

عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولین ہے عشق

عشق نہ ہو تو شرع و دین بت کدۂ تصورات

سیدی وسندی حضور فقیہ العصر دام ظلہم العالی کی یہ مبارک تصنیف عقل و خرد اور تنقید کے جال میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لئے منزل مقصود تک رسائی میں بہترین معاون ثابت ہوگی۔ دعاء ہے کہ اللہ رب العزت قبلہ حضرت صاحب مدظلہم کی اس سعی کو درجہ قبولیت عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو راہ ہدایت پر گامزن فرمائے۔ آمین

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

محمد بلال قادری نقشبندی عفی عنہ

اعلان

مندرجہ ذیل کتب: بی سی ٹاور سے حاصل کریں اور پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آبِ کوثر	جمالِ مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشقِ مصطفیٰ ﷺ	نظرِ بد	دو جہاں کی نعمتیں
عذابِ الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	اُمت کی خیر خواہی	صراطِ مستقیم	
اسلام میں شراب کی حیثیت	فیضانِ نظر	عظمت نام مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام	سنت مصطفیٰ ﷺ	
حقوق العباد	شیطان کے ہتھکنڈے	انتباہ	میلاد سید المرسلین ﷺ	شانِ محبوبی کے پھول	

درود پاک پریشانیوں کا علاج اور بخشش کا بہترین ذریعہ ہے

حضرت سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر میں اپنے ذکر و اذکار اور دعاء کا سارا وقت درود پاک پڑھنے میں ہی گزاروں تو کیسا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر تو ایسا کر لے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے۔ اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (رواہ الترمذی)

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر **SMS** کریں **0324-9101192**

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے **Online** جمع کروائیے **www.tablighulislam.com**

ناشر **تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)**

سیکنڈ فلور بی سی ٹاور 54
جناح کالونی فیصل آباد
فون: +92-41-2602292
www.tablighulislam.com

الغفار پرنٹرز مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد 041-8788807